○ **بہترین تیاری اور محکم تدبیر:** واقعۂ ہجرت کو جو بھی پڑھتا ہے حیران رہ جاتا ہے کہ آپؐ نے اس سفر کی کتنی ہمہ پہلو تیاری کی۔ پوری منصوبہ بندی کے ساتھ، تمام ممکنہ مادی وسائل کو آپؐ بروئے کار لائے، حالانکہ آپؐ کو وحیِ ربانی کی مکمل تائید بھی حاصل تھی اور اللہ قادرِ مطلق اس بات کی مکمل طاقت رکھتا تھا کہ آپؐ اور آپؐ کے تمام اصحاب بغیر کسی تکلیف اور مشقت کے مدینہ پہنچا دیے جاتے۔ لیکن اللہ عزوجل کو امت کے لیے ابدی قانون اور داعیانِ حق کے لیے بہترین سنت قائم کروانا تھی۔ آیئے آپؐ کی تیاریوں اور منصوبہ بندی کی کچھ جھلکیاں دیکھیں:

۱- دو تیز رفتار سواریوں کی یوں تیاری کی کہ چار ماہ تک دونوں اونٹنیوں کی خوب دیکھ بھال کی گئی اور عین سفرِ ہجرت کے موقع پر انھیں ضروری ساز و سامان سے پوری طرح لیس کیا گیا۔

۲- راستوں کے ماہر عبداللہ بن اریقط کو راستے کی نشان دہی کے لیے باقاعدہ اجرت پر ساتھ لیا۔ اگرچہ عبداللہ اس وقت مشرک تھے، لیکن اپنے کام میں خوب مہارت رکھتے تھے، اس لیے آپؐ نے ان کا انتخاب کیا۔

۳- زادِ راہ اور سامان خورد و نوش کا باقاعدہ انتظام کیا گیا۔ حضرت اسما بنت ابوبکر ہر شام کھانا پہنچایا کرتیں اور عامر بن فہیرہ رات کو دودھ پہنچایا کرتے۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنی جمع پونجی (تقریباً چھے ہزار درہم) سفر میں اپنے ساتھ رکھی۔

۴- ہجرت کے معاملے کو مکمل راز داری میں رکھا گیا۔ صرف انھی چند لوگوں کو اس کی خبر تھی جنھیں براہ راست اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانا تھا۔ راستوں کے بارے میں دشمنوں کو مغالطہ دینے کے لیے آپؐ نے جنوب میں واقع یمن کا راستہ اختیار کیا حالانکہ مدینہ سمتِ شمال میں واقع ہے۔ اسی طرح دشمنوں کی نقل و حرکت سے لمحہ بہ لمحہ باخبر رہنے کا انتظام بھی تھا۔

۵- غارِ ثور میں تین روز تک قیام پذیر رہے تاکہ دشمن کی تگ و دو ماند پڑ جائے۔ قدموں کے نشان مٹانے کا بھی مکمل انتظام کیا گیا، کہ کہیں یہ نشان کفار کو سمتِ سفر اور جگہ کے تعین میں مدد نہ دیں۔

ان تمام اسباب و وسائل کی بااحسن فراہمی کے بعد اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسا اور اسی پر مکمل اعتماد تھا۔ آیئے توکل علی اللہ کے جذبے سے لبریز وہی مکالمہ ایک بار پھر بگوشِ ہوش سنیں:

سیدنا ابوبکر الصدیقؓ: اے اللہ کے رسولؐ! اگر ان (تعاقب کرنے والوں) میں سے کسی نے بھی اپنے قدموں پر نظر ڈالی تو ہم ضرور دیکھ لیے جائیں گے۔

رسول اکرمؐ: ابوبکرؓ! ان دو کے بارے میں تمھارا کیا گمان ہے جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ خود ہو۔

اللہ پر کامل اعتماد، بہترین تیاری، منصوبہ بندی اور فراہمی اسباب و وسائل کے بعد پھر اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسا برحق ہے۔ اس سارے عمل کا براہ راست پھل اللہ تعالیٰ کی نظرِ عنایت اور سفرِ ہجرت کی بحفاظت تکمیل کی صورت میں برآمد ہوا تھا۔

○ **صدیق اکبرؓ کی بے مثال فداکاری:** سفرِ ہجرت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی جانب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے لیے فداکاری اور محبت کی بے مثال تصویر ہمارے سامنے آتی ہے۔ انھیں اس ذمہ داری کا پوری شدت سے احساس تھا کہ انھیں کتنی عظیم ہستی کو منزلِ مراد تک بحفاظت پہنچانا ہے۔ راہِ خدا میں اپنے مشن کی تکمیل کے لیے کس جذبۂ محبت و فداکاری کی ضرورت ہے، احیاے اسلام کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے لیے اس میں اہم سبق ہے۔

صدیق اکبرؓ کیا کہتے ہیں: ''اللہ کی قسم! اس (غار) میں آپ سے پہلے میں داخل ہوں گا' اس میں اگر کوئی خطرناک چیز ہوتو آپ کے بجائے مجھے نقصان پہنچائے''۔ پھر حضرت ابوبکرؓ غار میں موجود تمام سوراخ بند کر چکے تو ایک سوراخ ایسا باقی تھا جو بند نہیں کیا جا سکا تھا۔ اسے حضرت ابوبکرؓ نے اپنا پاؤں رکھ کر بند کر دیا۔ نبی کریمؐ حضرت ابوبکرؓ کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے۔ اسی دوران بل میں موجود کسی زہریلی چیز نے ڈنک مارا لیکن ابوبکرؓ ہلے تک نہیں کہ کہیں آپؐ کی نیند نہ خراب ہو جائے۔ یہاں تک کہ تکلیف کی شدت سے حضرت ابوبکرؓ کی آنکھوں سے بے اختیار بہہ پڑنے والے آنسو آپؐ کے چہرۂ انور پر گرے تو صورت واقعہ کا علم ہوا۔

پھر مدینہ کے راستے میں ابوبکر صدیقؓ کبھی آپؐ کے آگے چلتے تو کبھی پیچھے۔ نبی کریمؐ حضرت ابوبکرؓ کے اضطراب کو بھانپ گئے۔ پوچھنے پر ابوبکرؓ نے جواب دیا: یارسولؐ اللہ! مجھے جب کفار کی طلب اور جستجو یاد آتی ہے تو آپؐ کے پیچھے چلنے لگتا ہوں' اور جب ان کا اعلان کردہ انعام میرے ذہن میں آتا ہے تو آپؐ سے آگے چلنے لگتا ہوں۔ فرمایا: ابوبکرؓ کوئی چیز ایسی ہے جو تم پسند کرتے ہو کہ میرے بجائے تمھیں مل جائے؟ ابوبکرؓ کہنے لگے: جی ہاں! اس راہ میں مارا جانا۔ میں اگر قتل ہوتا ہوں تو میں اکیلا ہی مارا جاؤں گا' اور اگر آپ شہید ہو گئے تو گویا ساری امت ہلاک ہو گئی۔

○ **مہاجرین و انصار کے درمیان رشتہ اخوت:** اخوت کی یہ مثال' محبت اور ایثار و قربانی کی نادر الوجود مثال ہے۔ ضروری ہے کہ دعوت الی اللہ کے علمبردار' اللہ کی خاطر قائم اس جذبۂ اخوت کو اپنے درمیان فروغ دیں۔

ہجرت مدینہ دراصل ایک نئے مرحلے کی ابتدا تھی' جس میں دعوت الی اللہ کا کارواں' صبر و ابتلا کے طویل دور کے بعد کامیابی کی منزلوں سے ہمکنار ہوا۔ ذہن میں رہے کہ کامیابی کی اس منزل کے پیچھے تمام ممکنہ اسباب کی فراہمی' بہترین تیاری اور منصوبہ بندی' اللہ پر کامل بھروسا اور توکل' اسی کی ذاتِ بے ہمتا پر کامل اعتماد' رسولؐ اللہ کی ذات گرامی سے بے پناہ محبت' ہر قسم کی صلاحیتوں اور قوتوں سے استفادہ' ایسی حقیقی اخوت کا قیام جس نے رسولؐ اللہ کے اصحاب کے دلوں کو یکجان کر کے خوب صورت ترین مثال بنا دیا' یہی وہ عناصر تھے جن کی بدولت کامیابی اور فتح مندی مقدر ٹھیری۔

اس ساری مہم میں حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر اور حضرت عائشہؓ نے جو کردار انجام دیا' اس سے دعوت الی اللہ کے میدان میں مسلمان خواتین کا کردار بخوبی واضح ہو جاتا ہے۔ اسی طرح عبداللہ بن ابوبکرؓ جس طرح دن بھر قریش کی خبریں اکٹھی کرتے اور شام کے وقت آپؐ تک پہنچانے کا فریضہ انجام دیتے رہے' اس سے نوجوانوں کے کردار کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ نوجوانوں کی فعال صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کیا جانا چاہیے۔

آیئے! ہم بھی ہجرت الی اللہ کے اس نئے مرحلے میں' ہجرت اولیٰ (ہجرتِ نبویؐ) کے اسباق کو حرزِ جاں بنائیں۔ اپنی نیتوں کو اللہ کے لیے خالص کرتے ہوئے' مادی و معنوی اسباب و وسائل کے ساتھ اپنی انتہائی کوششیں صرف کر کے' سید المرسلینؐ کی اقتدا میں بھرپور تیاری و منصوبہ بندی اور پوری قوت و طاقت کو صرف کرتے ہوئے' اللہ پر مکمل بھروسا' اور پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو بھی مصیبت آئے صبر و ثبات کے ساتھ اجر کی نیت لیے اسے برداشت کرتے ہوئے' اللہ کی نصرت کے وعدے پر پختہ یقین کے ساتھ' رسولؐ اللہ کی محبت دل میں لیے' آپؐ کے نقوش پا کی پوری پیروی کرتے ہوئے' اپنے بہنوں اور بھائیوں کی صلاحیتوں اور قوتوں سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے' اخوت کے تقاضوں پر پورا اتر کر' یک دل اور بیک آواز باری تعالیٰ کے اس فرمان کے مصداق بن جائیں:

جنھوں نے زخم کھانے کے بعد بھی اللہ اور رسولؐ کی پکار پر لبیک کہا___ اُن میں جو اشخاص نیکو کار اور پرہیزگار ہیں اُن کے لیے بڑا اجر ہے___ جن سے لوگوں نے کہا کہ ''تمھارے خلاف بڑی فوجیں جمع ہوئی ہیں' اُن سے ڈرو''، تو یہ سن کر ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور انھوں نے جواب دیا کہ ''ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے''۔ آخر کار وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ آئے' ان کو کسی قسم کا ضرر بھی نہ پہنچا اور اللہ کی رضا پر چلنے کا شرف بھی انھیں حاصل ہوگیا' اللہ بڑا فضل فرمانے والا ہے۔ اب تمھیں معلوم ہوگیا کہ وہ دراصل شیطان تھا جو اپنے دوستوں سے خواہ مخواہ ڈرا رہا تھا۔ لہٰذا آیندہ تم انسانوں سے نہ ڈرنا' مجھ سے ڈرنا اگر تم حقیقت میں صاحبِ ایمان ہو۔(اٰل عمرٰن ۳:۱۷۲-۱۷۵)

o سربراہ' اخوان المسلمون' شام